جماعت احمدیہ دہلی کے ایڈریس کا جواب

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

جماعت احمدیہ دہلی کے ایڈریس کا جواب

دہلی کی جماعت ان جماعتوں میں سے ہے جو حتی الوسع ان تمام ذرائع کو استعمال کرتی ہیں۔ جن سے وہ کوشش کرتی ہیں کہ جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرتا ہے اور اخلاص سے کوشش کرتا ہے وہ اس کا نتیجہ ضرور دیکھ لیتا ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال صرف کرے' اپنا آرام اور وقت صرف کرے اور پھر اس کی کوششوں کا نتیجہ نہ نکلے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ میرے ساتھ جیسا تعلق رکھتا ہے ویسا ہی اس کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں۔[1] پس گو ان لوگوں کی کوششیں دنیا والوں کی نظروں میں بے کار معلوم ہوں لیکن خدا کے نزدیک وہ ضائع نہیں ہوتیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ انسان خدا پر بھروسہ رکھے اور اپنی کوششوں کے ساتھ خدا پر پورا توکّل ہو تو پھر اللہ تعالیٰ بھی عجیب رنگ میں اپنی قدرتوں کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جب آتھم والی پیشگوئی کی نسبت شور اٹھا کہ آتھم میعاد کے اندر نہیں مرا تو اُنہی دنوں ایک دن نواب صاحب بہاولپور کی مجلس میں اس کا ذکر آیا۔ لوگوں نے حسب معمول تمسخر سے کہنا شروع کیا کہ آتھم نہیں مرا اور پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ اس مجلس میں نواب صاحب کے پیر بھی بیٹھے تھے۔ وہ خاموش سنتے رہے لیکن جب نواب صاحب بھی لوگوں کے ساتھ تمسخر میں شریک ہوئے تو اُن کے پیر صاحب نے نہایت سختی کے ساتھ کہا۔ کون کہتا ہے کہ آتھم نہیں مرا میں تو اس کو مُردہ دیکھتا ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ انسان جو خدا پر بھروسہ رکھتا ہے وہ کبھی الٰہی کاموں کی نسبت یہ خیال نہیں کر سکتا کہ ان کا نتیجہ نہیں نکلے گا۔ میں اُس وقت چھوٹا تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی تشریف لائے تھے۔ آپ یہاں کے اولیاء اللہ کے مزاروں پر گئے اور بہت دیر تک لمبی دعائیں کیں اور فرمایا۔ میں اس لئے دعا کرتا ہوں کہ ان بزرگوں کی روحیں جوش میں

آئیں تا ایسا نہ ہو کہ ان لوگوں کی نسلیں اس نور کی شناخت سے محروم رہ جائیں جو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کیلئے بھیجا ہے۔ اور فرمایا کہ یقیناً ایک دن ایسا آئے گا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں کو کھول دے گا اور وہ حق کو قبول کریں گے۔ میں گو اُس وقت چھوٹا تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کا اثر اب تک میرے دل پر باقی ہے۔ پس یہاں کی جماعت اپنی کوششوں کا اگر کوئی نیک نتیجہ دیکھنا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ خدا پر بھروسہ رکھے۔ یقیناً ایک دن ایسا آئے گا کہ جس چیز کو خدا قائم کرنا چاہتا ہے وہ ہو کر رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک کشف میں دیکھا کہ ایک نالی بہت لمبی کھُدی ہوئی ہے اور اس کے اوپر بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں اور ہر ایک بھیڑ کے سر پر ایک قصاب ہاتھ میں چھُری لئے ہوئے تیار ہے اور آسمان کی طرف ان کی نظر ہے جیسے حکم کا انتظار ہے۔ میں اس وقت اس مقام پر ٹہل رہا ہوں۔ ان کے نزدیک جا کر میں نے کہا۔ **قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَاؤُكُمْ**۔ انہوں نے اُسی وقت چھُریاں پھیر دیں۔ جب وہ بھیڑیں تڑپیں تو انہوں نے کہا کہ تم چیز کیا ہو۔ گُوں کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ [۲] ان ایام میں ستّر ہزار آدمی ہیضہ سے مرا تھا۔ پس اگر کوئی توجہ نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے۔ اس کے کام رُک نہیں سکتے وہ ہو کر رہیں گے۔

بھلا کون شخص حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت یہ خیال کر سکتا تھا کہ آپ کو یہ ترقیاں حاصل ہو جائیں گی۔ حضرت مسیح ناصری کے تین سَو سال بعد عیسائیت کو ترقی نصیب ہوئی لیکن اگر ہمارے حالات کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری کے زمانہ سے بہت پہلے احمدیت کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔ آپ نے جو مبلّغ کے لئے درخواست کی ہے اس کے متعلق آپ ناظر صاحب کی وساطت سے لکھیں تو میں **اِنْشَاءَ اللّٰهُ** اس پر غور کروں گا کیونکہ میں نظام کو توڑنا نہیں چاہتا اور اگر میں ہی نظام کو توڑوں تو میں دوسروں سے کیا امید رکھ سکتا ہوں کہ وہ نظام کی پابندی کریں گے۔ لیکن ایک بات جو میں کہنا چاہتا ہوں اس کو یاد رکھیں کہ مبلّغوں کے ذریعہ تبلیغ نہیں ہوا کرتی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں کوئی مبلّغ نہیں رکھا بلکہ افراد کے ذریعہ سے اسلام پھیلا۔ یہ مت خیال کرو کہ ہمیں علم نہیں کیونکہ دین کے لئے ظاہری علم کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے ہمیں اسلام پہنچایا وہ بڑے عالم نہ تھے۔ لیکن وہ ایران پہنچے، چین پہنچے، غرض کہ

اطراف و اکنافِ عالَم میں پہنچے اور جہاں گئے وہاں کے عالموں کو زیر کیا۔ یہ وہ نور تھا جو خدا نے انہیں بخشا تھا اور اس نور کو لے کر وہ جس طرف نکلے خدا نے انہیں کامیابی عطا کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک شخص پیرا نام یہاں آیا وہ کسی سخت مرض میں مبتلا تھا۔ لوگوں نے اسے بتایا تھا کہ تو قادیان چلا جا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا علاج کیا اور وہ اچھا ہو گیا۔ بعد میں اس کے رشتہ دار اس کو لینے کے لئے آئے تو اس نے جانے سے انکار کر دیا اور کہا میں اب اس جگہ کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ وہ شخص پیرا اس قدر سادہ طبع تھا کہ مٹی کا تیل دال میں ڈال کر روٹی کے ساتھ کھا جاتا ان دنوں میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بٹالہ کی سڑک پر جا کر لوگوں کو قادیان آنے سے روکا کرتے تھے۔ ایک دن پیرا جو ادھر سے گزرا تو مولوی محمد حسین صاحب نے اسے بھی روکا اور قادیان جانے سے منع کیا۔ پیرا نے کہا کہ مولوی صاحب! یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ مرزا صاحب تو ایک چھوٹے سے گمنام گاؤں کے ایک گوشہ میں بیٹھے ہیں' وہ گھر سے باہر بھی کم نکلتے ہیں' نہ لوگوں سے زیادہ ملتے جلتے ہیں لیکن پھر بھی میں دیکھتا ہوں کہ لوگ دیوانہ وار اس طرف کھنچے چلے جاتے ہیں۔ اور ایک آپ ہیں کہ آپ نے اس سڑک کے ہزاروں چکر کاٹے' آپ کی ایڑیاں گھس گئیں اور جوتیاں ٹوٹ گئیں لیکن پھر بھی آپ لوگوں کو قادیان جانے سے نہ روک سکے۔ پس دیکھو کہ کس طرح اللہ تعالیٰ سچے سلسلہ میں ہونے والوں کے دلوں کو کھول دیتا ہے اور انہیں اس طرح باطنی علوم سے پُر کر دیتا ہے کہ بڑے بڑے عالم ان کے سامنے شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی مبلّغ تمہارے کام میں نہیں آئے گا جب تک تم میں سے ہر فرد مبلّغ نہ بنے۔ یاد رکھو کہ خدا اور بندہ کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہر انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ براہ راست تعلق ہے۔ ہاں راہنما ہوتے ہیں لیکن وہ اس راہ میں روک نہیں بلکہ وہ تو راستہ دکھانے والے ہوتے ہیں اور اگر کسی کا وجود اس راہ میں روک ہو تو وہ دنیا کے لئے زحمت ہے نہ کہ رحمت۔ پس کوشش کرو کہ تم میں سے ہر فرد مبلّغ بنے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق پیدا ہو۔

آج ایک انجینئر صاحب مجھ سے ملے۔ کہنے لگے ہمارے گاؤں میں ایک شخص حضرت مرزا صاحب کا سخت مخالف تھا وہ اب دیوانہ ہو گیا ہے۔ آپ لوگ جھٹ کہہ دیں گے کہ یہ حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کا نتیجہ ہے۔ میں نے کہا دیکھو اگر دو چار واقعات ایسے ہوتے تو

ہم اتفاق پر محمول کر لیتے۔ لیکن یہاں تو دس نہیں، بیس نہیں، سینکڑوں، ہزاروں واقعات اسی قسم کے ہیں۔ اب کہاں تک انہیں اتفاقیہ امر سمجھیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی تشریف لائے تھے تو لکھنؤ کا ایک مولوی ایک دن آپ کے مکان پر آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ خادم نے کہا آپ ٹھہریئے حضرت صاحب کھانا کھا رہے ہیں۔ اس مولوی نے کہا نہیں انہیں کہو کہ ایک پولیس آفیسر باہر کھڑا ہے اور وہ ابھی بلاتا ہے۔ حضرت صاحب نے یہ سن لیا اور خود ہی باہر تشریف لے آئے۔ اتفاق سے اُس وقت آپ کا پاؤں ایک مقام پر پھسل گیا اس پر اُس نے تمسخر کیا کہ اچھے مسیح ہیں کہ پولیس آفیسر کے ڈر سے پاؤں پھسل گیا۔ لیکن ابھی تین دن بھی نہیں گذرے تھے کہ وہ خود چھت کے زینہ سے گر کر مرگیا اور خدا نے اسے بتا دیا کہ خدا کے انبیاء کے ساتھ تمسخر کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ ایسے تھے جو کہتے تھے مرزا صاحب کو کوڑھ ہو جائے گا۔ خدا نے انہیں ہی کوڑھ میں مبتلاء کر دیا۔ بہت کہتے تھے مرزا صاحب کو طاعون ہو جائے گا۔ خدا نے یہ کہنے والوں کو طاعون سے ہلاک کیا۔ جب ہزاروں مثالیں اسی قسم کی موجود ہیں تو ہم کہاں تک انہیں اتفاق پر محمول کریں۔ پس اپنے اندر ایسی پاک تبدیلی پیدا کرو کہ دنیا اسے محسوس کرے۔ تمہاری حالت یہ ہو کہ تمہارے تقویٰ و طہارت، تمہاری دعاؤں کی قبولیت اور تمہارے تعلق باللہ کو دیکھ کر لوگ اس طرف کھنچے چلے آویں۔ یاد رکھو کہ احمدیت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے ذریعہ سے ہوگی اور اگر آپ لوگ اس مقام پر یا اس کے قریب تک ہی پہنچ جائیں تو پھر اگر آپ باہر بھی قدم نہ نکالیں گے بلکہ کسی پوشیدہ گوشہ میں بھی جا بیٹھیں گے تو وہاں بھی لوگ آپ کے گرد جمع ہو جائیں گے۔

(الفضل ۴ جون ۱۹۳۱ء)

---

۱ بخاری کتاب الرد علی الجهمية وغيرهم التوحيد باب قول الله ويحذركم الله نفسه

۲ ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱۲۵۔ جدید ایڈیشن